

افسانہ

الفسانہ

از ان ابراہیم

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عصر کے ٹائم دن بھر کی گرمی جیسے ہوا ہو گئی تھی۔ چھتوں پر بارش میں کھیلنے پنے بھی جیسے گرمی سے تنگ آئے ہوئے تھے اور اب جیسے بارش نے ان میں نئی روح پھونک دی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ بھی چھت پر بیٹھی بارش کے جمع ہوئے ہوئے پانی میں جانے کیا تلاش رہی تھی۔۔۔
پانی کی سطح پر بارش کے قطروں کے ٹکرانے سے بلبے نمودار ہو رہے تھے۔۔۔ اور ان
بلبلوں میں اسے کتنے ہی رنگ نظر آئے تھے۔

گھر سے آنے والی پکوڑوں کی خوشبو۔۔۔ جو اسے کسی زمانے میں بہت پسند تھی۔۔۔ خیر پسند
تو بارش بھی تھی اور رنگ بھی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

لیکن آج نہ اسے بارش اچھی لگی تھی اور نہ پکوڑوں کی خوشبو۔۔۔ اور رنگ تو جیسے اس کی
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زندگی سے غائب ہو گئے تھے اور سب رنگوں کی جگہ ایک رنگ نے لے لی تھی۔۔۔ اور وہ تمہا
آنکھوں سے نکلنے والے آنسو کا رنگ۔۔۔ جو بالکل بے رنگ تمہا اور اس کی زندگی کے تمام رنگ
اس ایک رنگ نے لے لیے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

آج بھی ایک بارش آسمان سے ہو رہی تھی اور ایک اس کی آنکھوں سے۔۔۔ اب ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا بارش دیکھتے ہی وہ ایک سایڈ پر چھپ جاتی یا چھت پر چلی جاتی۔۔۔ آسمان کے ساتھ مل کر خوب روتی اور پھر منہ دھو کر دوبارہ دنیا کے سامنے ہنسنے کھیلنے لگتی۔ اسے اس کھیل کو جاری رکھنا تھا اور زندگی جیتی تھی۔

اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔ کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے اس نے ارد گرد کسی کو ڈھونڈنا چاہا تھا جیسے وہ جانتی تھی کہ کون ہو سکتا ہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

لیکن دور دور تک کوئی دیکھائی نہیں دیا تھا۔ وہ اب خاموش ہو چکی تھی۔ شاید اپنے اندر کا سب کچھ آنسوؤں کے ساتھ باہر نکال چکی تھی۔ اس کا دل ہلکا ہو چکا تھا اسی لیے وہ دوبارہ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نیچے کا رخ کرنے لگی تھی جہاں شاید کسی کو پرواہ نہیں تھی کہ وہ اتنی دیر کہاں تھی۔۔۔ کہاں ہو سکتی ہے۔۔۔ ہے ہی بدچلن۔۔۔ ایسی نہ ہوتی تو ایسا تھوڑی ہوتا۔۔۔ کوئی نہ کوئی غلطی تو تھی نہ اس کی جو یہ اغوا ہوئی۔۔۔ پتا نہیں اغوا ہوئی تھی یا خود بھاگی تھی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

خیر ہمیں کیا ہماری تو ناک کٹا دی اس پورے محلے میں۔۔۔ نہ شرم ہے نہ حیا ہے پھر
سے منہ اٹھا کر اس گھر میں آگئی ہے ہمیں ذلیل کروانے۔۔۔
یہ اور اس جیسے بے شمار جملے جو اس کو روز سننے پڑتے۔۔۔ اور ابھی بھی نیچے جانے سے
پہلے وہ خود کو اس سب کے لیے تیار کر رہی تھی۔

"کیوں ایسا کر رہی ہو۔۔۔ میری بات مان کیوں نہیں لیتی؟"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اس کی آواز نے اسے روک لیا۔۔۔ وہ پھر سے اپنے آپ کو ایک سوالیہ نشان بنائے کھڑا

تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ اس سوالیہ نشان کے سامنے خود ایک سوال تھی۔ وہ اسے کیا جواب دیتی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

آج امی ابو کو بھیج رہا ہوں تمہارے بھائی بھابھی کو وہ منا لیں گے۔۔۔ پلیز تم انکار مت کرنا

وہ منت کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔ جانتا تھا اگلی پتھر ہے جس پر اس کے بولے کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

کیوں اپنے لیے مشکلیں کھڑی کرنا چاہتے ہیں؟ جانتے ہیں نہ میں کون ہوں؟ میں ایک "بدکردار گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی ہوں۔۔۔ خدا راہ میرا پیچھا چھوڑ دیں۔۔۔ میں ایک انسان ہوں کوئی افسانوی کردار نہیں جو ہر چیز برداشت کر سکے۔۔۔ میں جو برداشت کر چکی ہوں بس میرے لیے بہت ہے میرے میں اور ہمت نہیں۔۔۔ خدا راہ مجھے انسان سمجھیں۔۔۔"

"میری زندگی ہے کوئی کہانی نہیں"

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ روتے ہوئے تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔۔ اور پیچھے کھڑے رہ جانے والے نے پیچھے رہنا نہیں سیکھا تھا۔۔۔ اس دفعہ وہ فیصلہ کر کے یہاں آیا تھا۔

آج وہ اسے لے کر جائے گا اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا آپشن نہیں تھا۔

سب کیسے ہوا کب ہوا اسے کچھ پتا نہیں چلا تھا۔ زہیر کے امی ابو الفسانہ کے بھائی بھابھی

سے بات کر چکے تھے۔ الفسانہ بھابھی کے سامنے کچھ بول نہیں سکی تھی۔ وہ کچھ بولتی تو

جو طنزیہ جملے سننے کو ملتے وہ انہیں برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی لیکن زہیر کی

ہمدردی میں ملی ہوئی محبت بھی کیسے لے سکتی تھی۔۔۔

لیکن خاموشی سے مان لینے کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ نہیں تھا۔ زہیر کے امی ابو صرف

منگنی کرنے ہی آئے تھے لیکن زہیر فی ضد لے بیٹھ گیا تھا۔۔۔ کل ہی سادگی سے نکاح ہو

CLASSIC URDU MATERIAL

گا اور ساتھ ہی رخصتی۔۔۔ اسے الفسانہ کی وجہ سے پریشانی تھی کیوں کہ آج تو وہ مان گئی تھی لیکن دوبارہ مانتی یا نہ مانتی کوئی بھروسہ نہیں تھا۔

اگلے دن سادگی سے محلے ہی کی مسجد میں نکاح ہوا تھا اور خاموشی سے چند لوگوں کے درمیان رخصتی بھی ہو گئی۔ الفسانہ کی ایک نہ سنی گئی۔۔۔ زہیر کی خوشی دیکھنے والی تھی۔۔۔ ایسے جیسے قارون کا خزانہ ہاتھ آگیا ہو۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ہر دلہن اپنی رخصتی کے وقت روتی ہے لیکن الفسانہ کی آنکھوں میں ایک آنسو نہیں تھا نہ

وہ بھائی کے گلے لگی نہ بھائی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ بھابھی رخصتی کے وقت

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کہاں چلی گی تمہیں کسی کو پتہ نہیں تھا اور ان کے نہ ہونے سے الفسانہ کو کوئی فرق نہیں

پڑتا تھا بلکہ اگر یہ کہا جاتا کہ اس رخصتی سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا تو بھی غلط نہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اماں ابا تو پہلے ہی دنیا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔ اسے رخصت کرنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ اور دوسری طرف بھی یہی حال تھا۔۔۔ زہیر کے امی ابا بھی صرف زہیر کی ضد کے سامنے ہار مان کر آگئے تھے ان کے کسی بھی عمل میں خوشی کا عنصر موجود نہیں تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے زہیر بہت نروس تھا۔ بے شک وہ اس کی بچپن کی دوست تھی لیکن جو سب کچھ ہوا تھا اس کے بعد وہ یکسر بدل گئی تھی آج وہ کیسے ری ایکٹ کرے گی زہیر پچھلے آدھے گھنٹے سے دروازے کے باہر کھڑے یہ سوچ رہا تھا۔۔۔ پھر کچھ فیصلہ کرتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہلکے سے کام والے گلابی رنگ کے جوڑے میں بھی الفسانہ کوئی اپسرا لگ رہی تھی یا شاید یہ زہیر کی پیار کی آنکھ تھی جو اسے الفسانہ کو مزید خوبصورت کر کے دیکھا رہی تھی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

الفسانہ بیڈ پر خاموشی سے بت بنے بیٹھے تھی۔۔۔ یا شاید کوئی یونہی بیٹھا کر چلا گیا تھا اور وہ اب تک ایسے ہی بیٹھی تھی۔

زہیر کے پاس بیٹھنے پر بھی الفسانہ کا کوئی خاص ردِ عمل نہیں آیا تھا۔ وہ یونہی بیٹھی کھڑکی کے ہلتے پردوں میں ناجانے کیا ڈھونڈ رہی تھی۔

"الفسانہ"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

زہیر نے الفسانہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر ہلکا سا دبایا تھا جیسے اسے اعتماد میں لینے کی کوشش کر رہا ہو لیکن اگلی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

الفسانہ تمہیں میرے پیار کا یقین کیوں نہیں آتا۔۔۔"

مجھے تم سے ہمدردی نہیں ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہمدردی کے لیے اس دنیا میں لاکھوں لڑکیاں ہیں تمہیں ہی کیوں چنوں میں ہمدردی کے لیے۔۔۔

جس دن تم اغوا ہوئی تھی میں نے اس دن تمہیں باہر یہی بات کرنے کے لیے بلایا تھا۔۔۔

میں اپنے امی ابو کو تمہارے گھر بھیجنا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن مجھے موقع نہیں ملا۔۔۔

الفسانہ خداراہ خود کو اور مجھے تکلیف نہیں دو۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

میری محبت کو قبول کر لو۔۔۔
Support@classicurdumaterial.com

میں جانتا ہوں جو ہوا بہت برا ہوا۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تم نے بہت کچھ برداشت کیا۔۔۔

"لیکن دیکھو اب زندگی تمہیں اپنی طرف بلا رہی زندگی کو خالی ہاتھ مت لوٹاؤ۔۔۔"

زہیر کسی بھی طرح الفسانہ کو دوبارہ زندگی کی طرف لانا چاہتا تھا جو اس پر گزر چکی تھی وہ کافی تھی اب بس۔۔۔ اب اسے اس کی زندگی کو دوبارہ رنگوں سے بھرنا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

الفسانہ کی پلکوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر زہیر کے ہاتھ پر گرا تھا۔۔۔
الفسانہ زہیر کے کندھے پر سر رکھے اپنے اندر کا درد آنکھوں کے راستے باہر نکال رہی تھی۔
ایک زہیر ہی تھا جس کے سامنے وہ رو سکتی تھی۔۔۔ یا شاید جس پر اسے یقین تھا کہ وہ
اسے سنبھال لے گا۔

May our society accept every alfsana out there...

Ameen

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>